يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورة المائدة ٦)

موزوں اور جُرّابوں پر مسح کرنے کا حکم

Rulings of Masah (Wiping) on Socks and Jurrab

मोज़ों और जुराबों पर मसह करने का हुकुम

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi Sambhali

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली

www.najeebqasmi.com

00966 508237446

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن،وَالصَّلاۃ وَالسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيم وَعَلىٰ آله وَاَصْحَابه اَجْمَعِيْن۔

موزوں اور جُرّابوں پر مسح کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم(سورۃ المائدہ6) میں ارشاد فرمایا: يَـا أَيُّهَـا الَّـذِينَ آمَنُـوا إِذَا قُمْـتُمْ إِلَـى الصَّـلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہرے کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولو، اپنے سر کا مسح کرلو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک دھولو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نماز پڑھنے سے قبل وضو کرلیا کرو جس میں چار چیزیں ضروری ہیں، جن کے بغیر وضو ہو ہی نہیں سکتا۔

۱) پورے چہرہ کا دھونا۔

۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳) سر کا مسح کرنا۔

۴) دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔

اہل وسنت والجماعت کے تمام مفسرین ومحدثین وفقہاء وعلماء کرام نے اس آیت ودیگر متواتر احادیث کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے کہ وضو میں پیروں کا دھونا ہی شرط ہے، سر کے مسح کی طرح پیروں کا مسح کرنا کافی نہیں ہے۔ لیکن متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بعض مرتبہ پیر دھونے کے بجائے چمڑے کے موزوں پر مسح بھی کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں وضاحت کے ساتھ پیروں کے دھونے کا ذکر آیا ہے، میں اُس وقت تک چمڑے کے موزوں پر مسح کا قائل نہیں ہوا جب تک نبی اکرم ﷺ کا عمل متواتر احادیث سے میرے پاس نہیں پہنچ گیا۔

غرضیکہ قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وضو کے صحیح ہونے کے لئے دونوں پیروں کا دھونا شرط ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد (چمڑے کے) موزے پہن لے تو مقیم ایک دن وایک رات تک اور مسافر تین دن و تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے چمڑے کے موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرسکتا ہے، جیسا کہ

متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ اگر کوئی شخص چمڑے کے بجائے سوت یا اون یا نایلون کے موزے پہنے ہوئے ہے تو جمہور فقہاء وعلماء کی رائے ہے کہ ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ پیروں کا دھونا ہی ضروری ہے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے سے قبل موزوں کے اقسام کو سمجھیں:

- اگر موزے صرف چمڑے کے ہوں تو انہیں خُفَّین کہا جاتا ہے۔
- اگر کپڑے کے موزے کے دونوں طرف یعنی اوپر و نیچے چمڑا بھی لگا ہوا ہے تو اسے مُجَلَّدین کہتے ہیں۔
- اگر موزے کے صرف نچلے حصہ میں چمڑا لگا ہوا ہے تو اسے مُنَعَّلین کہتے ہیں۔
- جَوْرَب: سوت یا اون یا نایلون کے موزوں کو کہا جاتا ہے، اِن کو جُرَّاب بھی کہتے ہیں۔

موزے کی ابتدائی تینوں قسموں پر مسح کرنا جائز ہے، لیکن جمہور فقہاء وعلماء نے احادیث نبویہ کی روشنی میں تحریر کیا ہے کہ جراب یعنی سوت یا اون یا نایلون کے موزوں پر مسح کرنا اسی وقت جائز ہو گا جب ان میں ثخینین (یعنی موٹا ہونے) کی شرائط پائی جاتی ہوں، یعنی وہ ایسے سخت اور موٹے کپڑوں کے بنے ہوں کہ اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ معلوم ہوا کہ سوت یا اون یا نایلون کے موزوں (جیسا کہ موجودہ زمانے میں عموماً پائے جاتے ہیں) پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

ہندوپاک کے علماء حتی کہ اہل حدیث علماء نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ عام نایلون کے موزوں پر جیسا کہ عموماً موجودہ زمانے میں موزے استعمال کئے جاتے ہیں مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ مگر خلیجی ممالک میں کچھ لوگوں کو دیکھ کر ہم نے بھی عام موزوں پر مسح کرنا شروع کر دیا ہے خواہ موزوں پر مسح کرنے کے مسائل سے واقف ہیں یا نہیں۔

ہندوپاک کے علماء نے (جو مختلف فیہ مسائل میں 80 ہجری میں پیدا ہوئے مشہور تابعی وفقیہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی رائے کو اختیار کرتے ہیں) وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں فرمادیا کہ وضو میں پیروں کا دھونا ضروری ہے۔ جہاں تک موزوں پر مسح کرنے کا تعلق ہے تو صرف انہیں موزوں پر مسح کرنے کی گنجائش ہو گی جن پر حضور اکرم ﷺ نے مسح کیا ہو یا مسح کرنے کی تعلیم دی ہو اور وہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوں۔ کسی شک وشبہ والے قول یا خبر آحاد کو قرآن کریم کے واضح حکم کے مقابلہ میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ جراب (سوت یعنی یا اون یا نایلون کے موزوں) پر مسح کرنے کی کوئی دلیل کتب حدیث میں موجود نہیں ہے۔

مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد عبد الرحمن مبارکپوریؒ نے ترمذی کی مشہور شرح (تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی) میں باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین کے تحت اس موضوع پر جو تفصیلی بحث فرمائی ہے، اس کا خلاصۂ کلام یہ ہے:

جرابوں (جیسا کہ آجکل موزے استعمال ہوتے ہیں) پر مسح کی کوئی دلیل نہیں ہے، نہ تو قرآن کریم سے نہ سنت سے نہ اجماع سے اور نہ قیاس صحیح سے۔ (چمڑے کے) موزوں پر مسح کی بابت بہت سی احادیث منقول ہیں جن کے صحیح ہونے پر علماء کا اجماع ہے۔ متواتر احادیث کی وجہ سے ظاہر قرآن کو چھوڑ کر ان پر بھی عمل کیا گیا۔ جب کہ جرابوں (جیسا کہ آجکل موزے استعمال ہوتے ہیں) پر مسح کی بابت جو روایات منقول ہیں ان پر بہت زیادہ تنقیدیں ہوئی ہیں، پس اس قسم کی ضعیف روایات کی وجہ سے ظاہر قرآن کو کیونکر چھوڑا جاسکتا ہے۔ صحابۂ کرام کے موزوں کی طرح کی جرابوں پر آج کل کی باریک جرابوں کو قیاس کرنا قطعاً درست نہیں۔ ہاں اگر آج بھی موزوں کی طرح کی جرابوں کو کوئی استعمال کرتا ہے تو ان پر مسح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مشہور اہل حدیث عالم شیخ نذیر حسین دہلویؒ سے پوچھا گیا کہ اونی اور سوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں ہے؟ وہ جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل قرآن وسنت میں نہیں ملتی اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں، پھر خدشات کا ذکر فرما کر تحریر کیا کہ جرابوں پر مسح جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ (فتاوی نذیریہ) سعودی عرب کے مشہور عالم دین شیخ عبد اللہ بن جبرینؒ کا بھی یہی موقف ہے کہ نایلوں کے عام موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ فتویٰ شیخ کی آفیشل ویب سائٹ پر مذکورہ لنک کے ذریعہ پڑھا جاسکتا ہے۔

http://www.ibn-jebreen.com/?t=books&cat=6&book=96&page=5927

نماز ایمان کے بعد اسلام کا سب سے اہم وبنیادی رکن ہے، قرآن کریم کی سینکڑوں آیات میں نماز پڑھنے کی تاکید وارد ہوئی ہے اور پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ وضو میں پیروں کے دھونے کا ذکر آیا ہے لہذا صرف اُن ہی شرائط کے ساتھ اور اُن ہی موزوں پر مسح کرنا جائز ہوگا جن کا ثبوت احادیث صحیحہ سے ملتا ہے۔ جراب یعنی آجکل کے عام موزوں پر مسح کرنے کا کوئی ثبوت احادیث صحیحہ میں نہیں ملتا۔ لہذا آجکل کے عام موزوں پر مسح نہ کریں، ہاں اگر مسح کرنے کا ارادہ ہے تو چمڑے کے موزوں کا استعمال کریں، ورنہ پیروں کو دھوئیں تاکہ حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نمازیں صحیح طریقہ پر ادا ہوں۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)

Rulings of Masah (Wiping) on Socks and Jurrab

Allah has revealed in the holy Qur'an, "O you who believe, when you rise for Salah, (prayer) wash your faces and your hands up to the elbows, and make Mash (wiping by hands) of your heads and (wash) your feet up to the ankles." (Surah al-Mae'dah: 6)

In this verse Allah has asked us to make Wudhu (Ablution) before offering Salah, in which four things are necessary to be done, without these Wudhu would not be complete. These four things are, washing the face, washing hands up to elbows, wiping head by wet hands and washing legs up to ankles.

All Mufassireen, Muhadditheen, Jurists and other Ulama of Ahle Sunnatwal Jama'at have opined in the light of this verse of the Holy Qur'an and Mutawatir Ahadeeth, that washing legs is compulsory in Wudhu. Wiping on legs like wiping wet hands on head is not enough.
Whereas, it is clearly mentioned in Mutawatir Ahadeeth that the holy Prophet Mohammad (PBUH) had wiped some times on his leather socks with wet hands instead of washing his legs.

Imam Abu Hanifah (RHA) has said, "Washing legs is clearly mentioned in the holy Qur'an". I was not agreed on wiping on leather socks till I came across the acts of the prophet (PBUH) by Mutawatir Ahadeeth in this regard.

It is clearly mentioned in the Holy Qur'an that washing both legs in Wudhu to be completed is compulsory. Whereas, if any person wears leather socks after making Wudhu, he can wipe on it for one day and one night if he is in his hometown and in case he is a traveller, he can wipe on it for three days and three nights while making Wudhu, as it is confirmed by Mutawatir Ahadeeth. If any person wears socks of nylon or cotton instead of leather socks, the consensus of Muslim Ummah is that wiping on these kinds of socks is not permissible but washing the legs is compulsory.

It is better to have a look at the kinds of socks before understanding the Islamic rulings;
1) If it is made of leather then it is called Khuffain.

2) If it is made of cotton and there is leather on its two sides (upper & lower) then it is called Mujalladain.
3) If it is made of cotton and there is leather on its lower part only then it is called Muna'alain.
4) If it is made of cotton or nylon or wool then it is called Jaurab and Jurrab.

Wiping on the first three kinds of socks is permissible. The Jurists and Ulama have written in the light of Ahadeeth that wiping on Jurrab (socks made of cotton, nylon and wool) will be permissible only when these are thick enough. It means that these should be made of thick cloth, if water is dropped on it, the water will not reach onto the legs. Wiping on such socks is permissible.

Islamic Jurists of Indo-Pak and even Ahle Hadeeth Jurists have written that wiping is not permissible on common socks which are generally made of cotton, cloth, nylon and wools and which are commonly used nowadays. Rather we have started wiping on common socks after seeing some persons, in spite of the fact that, they are not well acquainted with the Rules and Regulations of wiping on socks.

The clerics of Indo-Pak, who prefer the opinion of famous Taba'ee of 80Hijrah, Imam Abu Hanifah (RHA) in the controversial Masail (issues), have said that Allah has clearly said in the holy Qur'an that "washing of legs is compulsory" and as far as the wiping on the leather socks is concerned only those socks will be wiped which were usually wiped by the Holy Prophet (PBUH) or he (PBUH) gave instructions of wiping on them and it is proved by Sahih Ahadeeth. Doubtful sayings or "Khabre Ahaad" will not be accepted against the clear words of the holy Qur'an as we do not find any proof of wiping on Jurrab (socks of cotton, cloth, nylon and wool) in Ahadeeth.

A famous Ahle Hadeeth scholar Maulana Abdur Rahman Mubarak Puri had dealt the topic with a detailed description in his famous commentary of Tirmizi entitled Tuhfatul Ahwazi Shrah Jami'it Tirmizi. Its summary is that "Any kind of evidences of wiping on common socks which are worn nowadays, are not mentioned anywhere neither in the holy Qur'an nor in Ahadeeth. Moreover, it is neither certified by the consensus of Ulama nor supported by Qiyase Sahih. Some sayings of the Prophet (PBUM) are found to support the wiping on leather socks, and on which is the consensus of Ulama. Due to Mutawatir Ahadeeth, the clear text of the

Qur'an was also ignored to act upon these. Ahadeeth which are found to wipe on the common socks (which are used nowadays are very much criticized, then why one should ignore the clear text of the Qur'an in the presence of such weak Ahadeeth. It is not wise to compare Jurrab used by the companions of the prophet (RA) with thin socks of today. Whereas, if someone wears Jurrab similar to one worn by the companions (RA) then there is nothing wrong in wiping on it.

Another famous Ahle Hadeeth Jurist Shaikh Nazir Husain Dehlawi was asked, it was permissible or not to wipe on Jurrab (common socks made of cotton, cloth, nylon and wool). He replied that it is not permissible to wipe on the aforesaid Jurrab, because no such evidence is found either in the holy Qur'an or in Sunnah. There are different kinds of doubts in the argumentation of those who say it is permissible, then after mentioning some doubts, he wrote there is no evidence of wiping on Jurrab. (Fatawa Naziria)

Saudi Famous Aalim Shaikh Abdullah Ibn Jibreen RA (a member of the powerful Senior Clerics Association and Permanent Committee for Islamic Research and Issuing Fatwas in Saudi Arabia) has the same opinion that it is not allowed to wipe on the normal nylon socks which are used normally in daily life. This fatwa can be read through the following link of his official website:
http://www.ibn-jebreen.com/?t=books&cat=6&book=96&page=5927

Salah is the most important and basic pillar of Islam after the faith (Eiman), hundreds of verses are there in the holy Qur'an which stress on offering Salah. There is consensus in the Muslim Ummah that Salah cannot be offered without Wudhu (Ablution). The washing of legs is clearly mentioned in the Holy Qur'an as a part of Wudhu, so wiping will be permissible in accordance with the conditions and socks which are mentioned in sound Ahadeeth.

No evidence is found in the sound Ahadeeth for wiping on Jurrab i.e. normal socks worn nowadays. So do not wipe on the normal socks of today. If someone wants to do wiping, he must use the leather socks otherwise, wash the foot. So that Salah, in which there lay coolness of the eyes of the prophet (PBUH) could be offered in a proper way.

Mohammad Najeeb Qasmi (www.najeebqasmi.com)

मोज़ों और जुराबों पर मसह करने का हुकुम

अल्लाह तआला ने क़ुरान करीम (सूरह माइदा 6) में इरशाद फरमाया "**ऐ ईमान वालों! जब तुम नमाज़ के लिए उठो तो अपने चेहरे को और कोहनियों तक अपने हाथों को धो लो, अपने सर का मसह कर लो और अपने पांव (भी) टखनों तक धोलो।**"

इस आयत में अल्लाह तआला ने इरशाद फरमाया कि नमाज़ पढ़ने से पहले वज़ू कर लिया करो जिसमें चार चीजें ज़रूरी हैं जिनके बेगैर वज़ू हो ही नहीं सकता।

1) पूरे चेहरा का धोना।
2) दोनों हाथों को कोहनियों समेत धोना।
3) सर का मसह करना।
4) दोनों पैर टखनों समेत धोना।

अहले सुन्नत वलजमाअत के तमाम मुफस्सेरीन व मुहद्दिसीन व फुक़हा व उलमा-ए-किराम ने इस आयत और दूसरी मुतवातिर अहादीस की रौशनी में लिखा है कि वज़ू में पैरों का धोना ही शर्त है, सर के मसह की तरह पैरों का मसह करना काफी नहीं है। लेकिन मुताविंतर अहादीस से साबित है कि हुज़ूर अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने बाज़ मरतबा पैर धोने के बजाए चमड़े के मोज़ों पर मसह भी किया है। हज़रत इमाम अबू हनीफा रहमतुल्लाह अलैह फरमाते हैं कि क़ुरान करीम में वज़ाहत के साथ पैरों के धोने का ज़िक्र आया है, में उस वक़्त तक मोज़ों (चमड़े के) पर मसह का क़ायल नहीं हुआ जब तक नबी अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम का अमल मुतवातिर अहादीस से मेरे पास नहीं पहुंच गया।

गरज़ ये कि क़ुरान करीम में वाज़ेह तौर पर बयान किया गया है कि वज़ू के सही होने के लिए दोनों पैरों का धोना शर्त है, लेकिन अगर कोई शख्स वज़ू करने के बाद (चमड़े के) मोज़े पहन ले तो मुक़ीम एक दिन और एक रात तक और मुसाफिर तीन दिन और तीन रात तक वज़ू में पैरों को धोने के बजाए (चमड़े के) मोज़ों के ऊपरी हिस्सा पर मसह कर सकता है, जैसा कि मुतवातिर अहादीस से साबित है। अगर कोई शख्स चमड़े के बजाए सूत या ऊन या नाइलोन के मोज़े पहने हुए है तो जमहूर फुक़हा व उलमा की राय है कि उन पर मसह करना जाएज़ नहीं बल्कि पैरों का धोना ही ज़रूरी है। इस मसअला को समझने से पहले मोज़ों के अक़साम को समझें।

1) अगर मोज़े सिर्फ चमड़े के हों तो उन्हें खुफ्फैन कहा जाता है।

2) अगर कपड़े के मोज़े के दोनों तरफ यानी नीचे चमड़ा भी लगा हुआ है तो उसे मुजल्लदैन कहते हैं।
3) अगर मोज़े के सिर्फ निचले हिस्से में चमड़ा लगा हुआ है तो उसे मुनालैन कहते हैं।
4) जौरब सूत या ऊन या नाइलोन के मोज़ों का कहा जाता है, इनको जुराब भी कहते हैं।

मोज़े की इब्तिदाई तीनों क़िस्मों पर मसह करना जाएज़ है, लेकिन जमहूर फुक़हा व उलमा ने अहादीसे नबविया की रौशनी में लिखा है कि जुराब यानी सूत या ऊन या नाइलोन के मोज़ों पर मसह करना उसी वक़्त जाएज़ होगा जब इनमें मोटा होने की शर्त पाई जाती हो, यानी वह ऐसे सख्त और मोटे कपड़ों के बने हों कि अगर उन पर पानी डाला जाए तो पांव तक न पहुंचे। मालूम हुआ कि सूत या ऊन या नाइलोन के मोज़ों (जैसा कि हिन्द व पाक के उलमा हत्ता कि अहले हदीस उलमा ने भी यही लिखा है कि आम नाइलोन के मोज़ों पर जैसा कि आम तौर पर मौजूदा ज़माने में मोज़े इस्तेमाल किए जाते हैं मसह करना जाएज़ नहीं है। मगर कुछ लोगों को देख कर हमने भी आम मोज़ों पर मसह करना शुरू कर दिया है खाह मोज़ों पर मसह करने के मसाइल से वाक़िफ हैं या नहीं।

हिन्द व पाक के उलमा ने (जो मुख्तलिफ फी मसाइल में 80 हिजरी में पैदा हुए मशहूर ताबई व फक़ीह हज़रत इमाम अबू हनीफा रहमतुल्लाह अलैह की राय को इख्तियार करते हैं) वज़ाहत के साथ लिखा है कि अल्लाह तआला ने सराहत के साथ क़ुरान करीम में फरमाया कि वज़ू में पैरों का धोना ज़रूरी है। जहां तक मोज़ों पर मसह करने का तअल्लुक़ है तो सिर्फ उन्हीं मोज़ों पर मसह करने की गुंजाइश होगी जिन पर हुज़ूर अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने मसह किया हो या मसह करने की तालीम दी हो और वह अहादीसे सहीहा से साबित हों। किसी शक व शुबहा वाले क़ौल या खबरे अहाद को क़ुरान करीम के वाज़ेह हुकुम के मुक़ाबले में क़बूल नहीं किया जाएगा। जुराब (सूत या ऊन या नाइलोन के मोज़ों) पर मसह करने की कोई दलील हदीस की किताबों में मौजूद नहीं है।

मशहूर अहले हदीस आलिमे दीन मौलाना मोहम्मद अब्दुर रहमान मुबारकपूरी ने तिर्मिज़ी की मशहूर शरह (तोहफतुल अहवज़ी शरह जामिउत तिर्मिज़ी) में "बाबु

माजाअ फिल मसहि अलल जौरबैन वान्नालैन" के तहत इस मौज़ू पर जो तफसीली बहस फरमाई है उसका खुलासए कलाम यह है कि जुराबों (जैसा कि आज कल मोज़े इस्तेमाल होते हैं) पर मसह की कोई दलील नहीं है, न तो क़ुरान करीम से न सुन्नत से न इजमा से और न क़यास से। (चमड़े के) मोज़ों पर मसह की बाबत बहुत सी अहादीस मंकूल हैं जिनके सही होने पर उलमा का इजमा है। मुतवातिर अहादीस की वजह से ज़ाहिरे क़ुरान को छोड़कर उन पर भी अमल किया गया। जबकि जुराबों (जैसा कि आज कल मोज़े इस्तेमाल होते हैं) पर मसह की बाबत जो रिवायात मंकूल हैं उन पर बहुत ज़्यादा तंकीद हुई हैं, पस इस क़िस्म की ज़ईफ रिवायात की वजह से ज़ाहिरे क़ुरान को क्यूंकर छोड़ा जा सकता है। सहाबा-ए-किराम के मोज़ों की तरह की जुराबों पर आज कल की बारीक जुराबों को क़यास करना क़तअन दुरुस्त नहीं। हां अगर आज भी मोज़ों की तरह जुराबों को कोई इस्तेमाल करता है तो उन पर मसह करने में कोई हर्ज नहीं। (तोहफतुल अहवज़ी)

मशहूर अहले हदीस आलिम शैख नज़ीर हुसैन देहलवी से पूछा गया कि ऊनी और सूती जुराबों पर मसह जाएज़ है या नहीं है? वह जवाब में लिखते हैं कि मज़कूरा जुराबों पर मसह जाएज़ नहीं है, क्यूंकि इसकी कोई सही दलील क़ुरान व सुन्नत में नहीं मिलती और जाएज़ कहने वालों ने ने जिन चीजों से इस्तिदलाल किया है इसमें शुबहा है फिर शुबहों का ज़िक्र फरमा कर लिखा है कि जुराबों पर मसह जाएज़ होने की कोई दलील नहीं है। (फतावा नज़ीरिया)

नमाज़ ईमान के बाद इस्लाम का सबसे अहम व बुनियादी रुक्न है, क़ुरान करीम की सैकड़ों आयात में नमाज़ पढ़ने की ताकीद आई है और पूरी उम्मते मुस्लिमा का इजमा है कि वज़ू के बेगैर नमाज़ नहीं होती। क़ुरान करीम में सराहत के साथ वज़ू में पैर के धोने का ज़िक्र आया है, लिहाज़ा सिर्फ उन ही शराएत के साथ और उन ही मोज़ों पर मसह करना जाएज़ होगा जिसका सुबूत अहादीसे सहीहा से मिलता है। जुराब यानी आज कल के आम मोज़ों पर मसह करने का कोई सुबूत अहादीसे सहीहा में नहीं मिलता, लिहाज़ा आज कल के आम मोज़ों पर मसह न करें, हां अगर मसह करने का इरादा है तो चमड़े के मोज़ों का इस्तेमाल करें, वरना पैरों को धोएं ताकि हुज़ूर अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम की आंखों की ठंडक यानी नमाजें सही तरीक़ा पर अदा हों।

मुहम्मद नजीब क़ासमी (www.najeebqasmi.com)